آتشفشاں دل
(نعوت، غزلیات اور نظموں کا مجموعہ)
از : محمد یونس
Imagitor
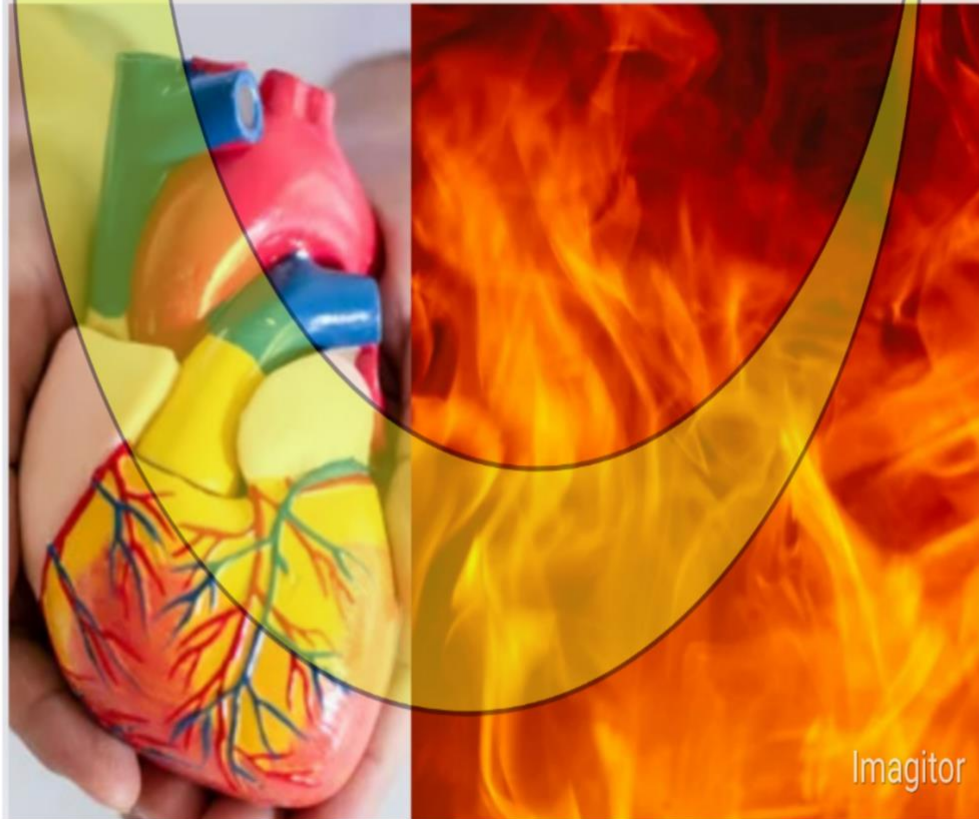
انتساب

تمام شائقینِ ادب اور عشّاقِ

محمد ﷺ کے نام

فہرست

	صفحہ نمبر

تمہید

یوں تو بہت سارے شعرا اس مقامِ غفلت میں آئیں
اور اس سرائے فانی سے چل بسے ۔انہوں نے اپنے
خیالات کا اظہار منظوم کلام سے ہی کیا ہو گا تبھی
تو نام پڑ گیا شاعر ۔ شاعر یا ادیب کا کام ہی تو

لوگوں (قارئین اور سامعین) کے لئے لکھنا ہے ۔ادب

پارہ ۔ نظم ہو یا نثر – بالآخر با ذوق سامعین و

قارئین ہی کے لئے تخلیق کیا جاتا ہے۔ سی_ڈے_

لیوس A Hope for poetry میں لکھتے ہیں :

"شاعر کا کام تخلیق ہے ۔ تشریح یا تصریح نہیں ۔

لیکن اگر شاعر اپنے لئے تخلیق کا عمل جاری

رکھے۔ اور پڑھنے یا سننے والے کو خاطر ہی میں

نہ لائیں ۔ تو خدشہ لاحق ہوتا ہے کہ وہ ایک دن

مہمل گوئی پہ اتر آئے گا ۔ جو ایک قسم کی دیوانگی

ہے ۔ یا اس سے بھی بدتر ۔ دیوانگی کی نقالی ۔"

شاعر یا ادیب ایک خاص بات (اپنا ما فی الضمیر)

قارئین یا سامعین تک پہنچانا چاہتا ہے ۔ اس مقصد

کے لئے وہ الفاظ سے کام لیتا ہے ۔ نظم کے الفاظ

میں بالعموم ایک موسیقیت اور لطافت ضرور ہوتی

ہے ۔ موسقیت کے لئے ترنم ریز ہونے کے لئے

الفاظ کا سبک، مانوس اور لطیف ہونا بھی ضرری

سمجھا جاتا ہے ۔ اس طرح کسی زبان کا ذخیرہ الفاظ

دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے ۔ شاعرانہ الفاظ

اور غیر شاعرانہ الفاظ ۔ شاعرانہ الفاظ حقیقی معنوں

کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو سکتے ہیں

۔ حقیقی معنی literal یا Dictionary یا

conceptual ہوتا ہے اور مجازی معنی

Connotative یا Associative ہوتا ہے ۔ با

الفاظ دیگر مجازی معنی figurative meaning

یا احساسی معنی ہوتا ہے ۔ اگر مجاز کی بات کی

جائے تو اسکا لغوی معنی ہے تجاوز کرنا ۔ صاحبِ "

کشاف تنقیدی اصطلاحات " میں مجاز کے بارے میں

مزید فرماتے ہیں ۔ جب کوئی لفظ اپنے اصل لغوی

مفہوم سے آگے بڑھ کر کسی دوسرے مفہوم کی

نشاندہی کرنے لگتا ہے تو وہ مجاز کہلاتا ہے ۔اسی

لئے استعارہ Metaphor،مجاز مرسل

Synecdoche،کنایہ اور محاورہ(Idiom)

مجاز ہی کی قسمیں ہیں ۔ شاعری کےلئے علامتی

زبان کا استعمال ایک بنیادی ضرورت ہے اور ہر

دور میں شعرا نے علامتی زبان سے کام لیا ہے۔

شعر کے لئے صرف تین بنیادی عناصر کا ہونا

ضروری ہے۔ وہ یہ ہیں:

(الف) جذبہ

(ب) تخیل

(ج) وزن

باقی رہا تاثیر، مسرت بخشی انقباض و انبساط

وغیرہ کا معاملہ تو یہ سب باتیں شعر کے مقصد یا

اثر کو ظاہر کرتی ہیں ۔ ہیت یا مضمون کے اعتبار

سے نظم و نثر کی جو اقسام قرار دی گئی ہیں۔

انہیں اصطلاح میں اصناف اور بصورت واحد صنف

کہتے ہیں ۔ اصناف ادب کی زمرہ بندی دو طرح سے

ہوتی ہے۔

الف : باعتبار صورت یعنی خارجی پیکر کے لحاظ

سے ۔

ب: باعتبار معانی

غزل،قصیدہ، رباعی ، مثنوی، قطعہ ،

مسمط، مستزاد ، ترجیع بند ، ترکیب بند، فرد ، نظم

غیر مقفی یا نظم معری یا نظم سفید یا بلینک ورس

، نظم آزاد یا فری ورس اور سانیٹ کا تصور

صورت کا تصور ہے ۔ یہ اصناف ایک دوسرے سے

اپنی صورت کے ذریعہ ممیّز ہوتی ہیں۔ اسکے

برعکس نعت، حمد اور واسوخت شہر آشوب سے
اپنے معانی کے لحاظ سے ممیّز ہوتی ہیں ۔ نعت
مسدس بھی ہو سکتی ہے اور مخمس بھی، ترجیع
بند بھی اور ترکیب بند بھی ۔ اسی طرح ایک مسدس
نعت بھی ہو سکتی ہے اور واسوخت بھی ، شہر
آشوب بھی اور مرثیہ بھی ۔ چونکہ نعت نظم ہے
اور نظم کی الگ کوئی ہیت یا مفارم نہیں ہوتی۔ جبکہ
غزل کی ایک الگ ہیت ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نعت
غزل کی ہیت میں لکھ سکتے ہیں ۔ ورنہ غزل کا ہر
شعر معنوی اعتبار سے اپنی جگہ پر ایک مکمل
حیثیت رکھتا ہے ۔ غزل کے کسی شعر کے لئے لازم
نہیں کہ وہ ما قبل اور ما بعد شعر کے ساتھ اپنے

منطقی مفہوم کے اعتبار سے مربوط ہو ۔ یہ صفت

تو نظم میں ہوتا ۔ وہاں خیالوں کی شیرازہ بندی

ہوتی ہے ۔غزل میں اسکے برعکس ہوتا ہے ۔ یہاں

خیالوں کی ریزہ کاری ہوتی ہے ۔ گویا غزل متحد

الوزن اور متحد القوافی مگر مختلف الموضوع ابیات

کا ایک سلسلہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ غزل کا

کوئی عنوان تجویز نہیں کیا جاتا ۔ آجکل مسلسل

غزلیں لکھی جاتی ہیں ۔ جن میں منطقی تسلسل

دیکھنے کو ملتا ہے جو غزل کو راس نہیں آتا ہے ۔

میرے نذدیک مسلسل غزل معنوی تسلسل کے لحاظ

سے نظم کے قریب آتی ہے ۔ کیونکہ نظم کا لغوی

معنی ہی موتیوں کو تاگے میں پرونا ہے ۔ بالفاظ

دیگر اسکا معنی تسلسل یا ربط و ضبط ہے ۔

خیر ! میں بھی کہاں سے کہاں پہنچ گیا ۔ مجھے تو

اپنی پیشِ نَظر کتاب " آتشفشاں دل " کی پردہ کشائی

کر کے کچھ لب کشائی کرنی تھی ۔ کتاب کی تمہید

ضرور طویل ہو گئی ۔ لیکن مجھے اصناف سخن یا

مجاز کے بارے میں کچھ بیان کرنا پڑا ۔ کیونکہ میں

نے قارئین یا سامعین کے لئے یہ مناسب سمجھا کہ

وہ پہلے شاعری کی دنیا میں پہنچ جائیں ۔ پھر اپنی

کتاب کے بارے میں کچھ کہوں ۔ دراصل آتشفشاں

دل میں نے اسلئے اس کتاب کا نام رکھا کیونکہ یہ

کتاب میں نے اس زمانے میں تحریر کی جب میرا

دل آتشفشاں پہاڑ کی طرح شعلہ زنی کر رہا تھا ۔ یہ کتاب نعوت، غزلیات، نظم معری اور آزاد نظم کا مجموعہ ہے ۔

باقی وسلام

آپکا خیر خواہ

محمد یونس

اظہار تشکر

مجے اس بات پہ فخر محسوس ہوتا ہے کہ مجھے ایسے اتالیق سے تلمّذ حاصل ہونے کا موقع ملا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے مجھ نا چیز پہ بھر پور دھیان دیا ۔اللہ انہیں اجر جذیل عطا فرمایئں ۔اللہ انہیں عسیر الفہم سے دور اور سریع الفہم سے قریب کر دے۔میں ہمیشہ اپنے اساتذہ کا ممنون رہوں گا ۔انہوں نے میری غلطی کی تصحیح کی اورمجھے اپنے عمدہ مشوروں سے نوازا۔

باقی وسلام

ناشاد

محمد یونس

حمد

سمیعُؒ خدا نے سماعت مجھے دی

علیمُؒ خدا نے بلاغت مجھے دی

ثنا کیسے کر دوں میں اس کبریا کی

حفیظُؒ خدا نے حفاظت مجھے دی

بسا غم کی تاریکیوں میں مرا من

جو رب سے دعا کی شجاعت مجھے دی

بنایا مجھے امّتی مصطفیٰﷺ کا

صحیح و غلط کی بصارت مجھے دی

خشونت کے صحرا سے نا آشنا ہوں

کریمُؒ خدا نے مُلاست مجھے دی

محبت خدا نے رکھی شاخِ زر سے

خیال و قلم کی مماست مجھے دی

نعت

ے مصطفیﷺ کی یاد میں یہ آنکھ میری تربتر

اسی لئے میں پھر رہا ہوں گاؤں کوچے دربدر

نہیں بلا کٹھن کہ نعت لکھ سکوں نبی ﷺ کی میں

میں ٹوٹی پھوٹی کوششوں سے کرتا ہوں گزر بسر

بنو ثقیف سے نعلین بھی لہو سے بھر پڑے

رحیم مصطفیﷺ نے پھر کیا عفو و در گذر

اٹھائیں دین کے لئے اذیّتیں بہت نبیﷺ

وحی جو کی عظیم رب نےنشر کے رہے اَبَر

سوال کے مجیب ہیں وہ مصطفیﷺ وہ مجتبیٰ ﷺ

جو مل گیا جوامع الکلم تو کیوں نہ دیں خبر

نعت

محمدﷺ بشیرُ ؐ وہ ﷺ کہلَلُ ا لبصر ہیں

محبت بھی کیا انکیﷺ تیرِ نظر ہے

خطیب الامم ﷺکاشف الکرب وہﷺ ہیں

فصاحت بھی کیا انکیﷺ شیریں شکر ہے

ابو القاسمُ ؐﷺ وہﷺ ابو الطاہرُ ؐ ﷺ ہیں

لطافت بھی کیا انکیﷺ چِلتہ سپر ہے

متینُ ؐ رحیمُ ؐ وہ ﷺ نورُ الہدیﷺ ہیں

متانت بھی کیا انکی ﷺ خیر و نکھر ہے

محمد ﷺ سراپا تو برہان ہی ہیں

عداوت بھی کیا چاہتی بس مفر ہے

نصیحُ ؐ حبیبُ ؐ شفیعُ ؐ نبی ﷺ ہیں

عدو کے خلاف انکیﷺ کیا ہی ظفر ہے

نعت

مصطفیٰ ﷺ بے خار گل با صیب ہیں

عدل پرور گل فشاں ﷺ بے ریب ہیں

وہ ﷺ مقوّم دور کر دے کج روی

دل مقوّس نیکیوں سے بیب ہیں

بے عدیل و بے نظیر و بے بدل

منبع البرّ مصطفیٰ ﷺبے عیب ہیں

مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں غرقاب ہیں

کیا ہوا جو لفظ کم در جیب ہیں

موت کے مہماں ہمارے جسم ہیں

آ بھی جا اب دیکھ لو کیا شیب ہیں

نعت

ہیں رحمت کے پیکر محمدﷺ محمد ﷺ

ہیں نبیوں میں بہتر محمدﷺ محمدﷺ

لبوں کو ہلائیں دلوں کو ملائیں

ہمارا ہی رہبر محمد ﷺ محمد ﷺ

وہ لہجہ نبی ﷺ کا بہت مشفقانہ

کرے دور بر بر محمدﷺ محمدﷺ

خدا نے جو بھیجا حبیب خداﷺ کو

محبّوں کے خاور محمدﷺ محمدﷺ

ہے فرطِ محبت شفیقُ ْﷺ نبیﷺ میں

ہیں ایسا پیمبر محمدﷺ محمدﷺ

تو دل پر یہ لکھ لے کہ ختمِ نبوت

ہیں تیرے ہی دلبر محمدﷺ محمدﷺ

میں زنبور آثم مگر آپ عاصمﷺ

نظر آپ ہی پر محمدﷺ محمدﷺ

وہ قلمِ الہی کی آواز سننا

جبھی تھے بطن در محمدﷺ محمدﷺ

نعت

یتیموں کے ماویٰ ہیں دُرِّ یتیم ﷺ

مصیبت ذدوں کے رؤف الرحیم ﷺ

امامُ الرّسل ﷺ اشرفِ انبیإ ﷺہیں

امام الھدیٰ ﷺ بھی ہیں عبد العلیم ﷺ

مکمّل ہے سیرت شفیعُ الوریٰ ﷺ کی

جمیل الشیم ﷺ میں ہیں خلقِ عظیم

وہ ﷺ رہبر ہمارا وہ ﷺ غمخوار سب کا

زعیم و قوی ہیں رسولِ کریم ﷺ

وہ موتی کے قطرے ٹپکتے بدن سے

ہیں سارے کے سارے سُباس و شمیم

جمالِ معلیٰ وہ فعلِ الجمیل

جو توصیف انکے ﷺ وہ نکلے عدیم

سیاہی جو پھیلی تھی عرب و عجم میں

وہ بھاگی جو آئے حبیبِ حلیم ﷺ

میں ناشاد گر نعت لکھتے ہی جاؤں

ملے گی سبوں کو کتابِ ضخیم

موت کے ہوتے ہوئے اتنی اکڑ ا انسان میں

موت کےبن روح ہوتی انس کی حیوان میں

رشتئہ احساس ہے سب سے بڑا گر مان لو

خون سے بڑھ کر تو ہوتی دوستی انجان میں

تو اکیلا سیکھ جینا باپ بھی تیرا نہں

باپ بیٹے کا نہ ہو گا آیت قرآن میں

بادلوں سے بارشیں آنے نہ دیتی مفلسی

سوکھ جاتے ہونٹ پیارو پیاس کے میدان میں

میں نےچھت پہ چاند دیکھا عشق کی کرنیں پڑیں

راکھ جل کے ہو گیا ہوں پیار کے پیمان میں

زندگی میں آس کم پر یاس زیادہ دیکھ لی

چھوڑ مت پریاس دیکھو رحم ہے منّان میں

یاں پہاڑوں کی بلندی پہ جو آنا ہو بشر

ٹھوکریں تم کھا نہ جانا آنا ہے پروان میں

کب سے یونس گم ہوئے محبوب کی توصیف میں

آتشیں روح جب سے دیکھا گم ہوا جانان میں

غزل

دل کی کشتی غم کے دریا پہ سہی

تم کو احساس وفا کچھ بھی نہیں

کیوں انانیت کے جنگل میں رہا

عقل سے یہ دشمنی کیسی رہی؟

طفل کی باتوں میں گر معنی بھی ہو

کون دیتا ہے اجازت بات کی

زر زمی زن ہیں فسادوں کی جڑیں

رب نے جو تم کو دیا کر آشتی

نرم ہو کے رہ گیا فولاد دل

آنکھ تیری جب سے زر سے مل گیی

چھان ڈالا ہے زمانہ عقل کا

آ گیا غالب ارے تقدیر ہی

جگ کی زینت دولت و اولاد ہیں

رہ تو یونس در خیالِ اخروی

غزل

تھا رقیقُ القلب میں حالات سے سنگ دل بنا

سانپ نے بھی دھنس لیا تِریاق بھی غایب ہوا

لفظ تو آتِش فشاں دل سے ابل کے گر گئے

شدّتِ غم نے مِرا دل یوں حراری کر دیا

نفس مثلِ طفل ہے حرص و ہوا کو چوم مت

عیب ناکی شرمساری پھر نتیجہ نکلے گا

سوکھتا ہے آب جُو خوشیوں کا جگ میں ہر قدم

غم کے دریا نے یہ سارا اپنے ہمراہ لے لیا

تیر نکلا قوس سے واپس کبھی آتا بھی ہے ؟

وقت کی ساعت سے سویی آ کبھی واپس بھی آ

ہیں مبادی ،مسلہ ،موضوع اوجِ علم میں

مشتمل ہے تین اجزا پر یہی تحت الثریٰ

غزل

کاسئہ دل غم کے شب سے ہے بھرا

دولتِ آبِ اجل آئے ذرا

خمر تو اثخان کرتا جسم کو

عقل کاظم کی ہے دور از چوں چرا

سادؤں کا روپ دھارن کر لیا

انس کا ہے دل مگر شیطان کا

روشنی ہے مشعل اخلاق سے

بے سکونی بے قراری از انا

دنیوی تعلیم سے سر شار ہو

جب تکبر بیج بوئے باز آ

دل پہ بیتی جب سنائے اہل کو

خوبصورت مشوروں سے چمکے گا

عسرتِ ماضی کو بھولا آپ نے

اب نئی تہذیب نے کیا کر دیا

غزل

خیال اپنے اپنے بدلتے ہیں کروٹ

دبا جا رہا ہے اداسی کا پربت

یہ باغِ فریبی میں جینا مچلنا

رہے بس یہ کنول کی کیچڑ سے الفت

وہ خوشیوں کی لہریں جوانی سے پہلے

سمندر کے لال و جواہر کی ثروت

ہے احساس زندہ تو انسان زندہ

اگر یہ نہیں ہے تو نکبت ہی نکبت

ہوا تنگ میں اتنا غمِ زندگی سے

بنے کب خدایا یہ سوچوں کی تربت

طلب کے سبب دل ہوا حد سے باہر

یہ دوری خدا سے یہ مضطر سے قربت

جو پہچاننا ہو کسی اجنبی کو

زباں کے تحت بس وہ ہوتا ہے چمپت

کتابی نشہ چاہئے بس مجھے کیا

کسی اور شے کے نشے کی ضرورت

غزل

وہ دست کیا ہم سے ملائیں وہ تو ٹھہرے آفسر

وہ بھول بیٹھے آخرت خیرٌ ُ و ابقیٰ خیر و شر

مقروض کی پھانسی ہوئی تب کون بولا شبد یک

ضامن ہیں ہم اس قرض کے بن جائیں اسکے بال و پر

انسانیت کا قتل ہو جس دیش میں وہ دیش کیا

حیوانیت باقی رہے بس اور کیا خوف و خطر

حاکم بنے جب سوچ کے پھر ہو گیا انسان گم

گم وہ تیہ میں ہو گیا ہو کے مفر وہ از ظفر

ہے فطرتِ آدم میں یہ نقصاں کبھی وہ لے نہ خود

تم مصطفیﷺ سے پوچھ لو کیسے بٹاتے مال و زر

نظم

استاد

مہذّب   مدبّر   مفکّر   معلّم

کہلاتے ہیں استاد اپنی چمن میں

برا اور بد خُلق ہونے سے بچتا

وہ اسلام کے راستے پہ جو چلتا

یہ عنصر تو استاد ہی لا کےدیتا

کھرے اور کھوٹے الگ کر دکھاتا

ہے قوموں کا معمار استاد دیکھو

بغیر اسکے انسان زیر و زبر ہے

ہے استاد کا کام پیغمبرانہ

قدم بھی اٹھائے سمجھ کے اٹھائے

اتالیق بے شک معالج ہے دل کا

اٹکتا ہوا دل سنبھلتا اسی سے

سبق سیکھ لینا سکھاتا ہے آخوِند

وہ پینسل پکڑنا سکھتا ہے اخوند

جبھی دور ہوتے ہیں تلمیذ ان سے

دعاؤں کے گھر تب وہ تعمیر کرتے

نیلی چادر

اے ذوی العقول

ذی شعور

ذرا جھکا پلک تو دیکھ

ہیں جھونپڑی عمارتیں

بغیر تھم نہیں کھڑے

اے ذوی العقول

ذی شعور

ذرا اٹھا پلک تو دیکھ

یہ نیلگوں فلک تو دیکھ

ستون ،کھم نہ تھم جہاں

یہ شان کس کی ہے بلند

اسی کریم رب کی ہے

اسی کریم رب کی ہے

خدمتِ خلق

تو کر خدمت انسانوں کی

میسر ہو آرام دل

سنائے نیک و بد تجھ کو

تو سننا حال دل انکا

مروت کی جو انکی بس

سمجھنا بہرہ مندی ہے

شجرِ شجاعت

شجر کا ماتھا

ہے جگمگاتا

عرق کے قطرے

ٹپک رہے ہیں

کما رہے ہیں

وہ کاوشوں سے

ہوا بھی آئے

تو خوف کھائے

شجاعتوں کا شجر

جو پائیں

جہاں شجر کی

جو شاخ پھیلیں

وہاں نہ آئے

کوئی عقوبت

ہنسے جو بچہ

شجر ہنسے تب

ہے سایہ اسکا

تمازتوں میں

نہ جلنے دیتا

جوان چہرا

ثمر بھی لائے

تو خود نہ کھائے

یہی شجر ہے شجاعتوں کا

یہی شجر ہے محبتوں کا

جناب محمد یونس بٹ صاحب جدید دور
کے شاعر، نقاد، محقق، الغرض ایک باہوش ادیب ہیں۔
وہ پڑھنے پڑھانے میں نہایت دلچسپی رکھتے ہیں۔
شاعری اور مقالہ نگاری کا ذوق و شوق
انہیں بچپن سے ہی تھا۔ انہوں نے زیر نظر کتاب
آتشفشاں دل سے پہلے اور ایک کتاب انگریزی میں
بنام A STEP TOWARDS HEAVEN چھپوائی۔
یہ کتاب نظموں اور اقتباسات (Quotes) کا مجموعہ ہے جو Archive. org
پر بھی دستیاب ہے۔ یہ اس ویب سائیٹ پر اس نام سے مل سکتی ہے۔
@mybf
۔جناب محمد یونس بٹ صاحب کی زیر نظر کتاب آتشفشاں دل
میں "تمہید" قابل تعریف ہے۔ شاعری میں نعوت، غزلیات اور نظموں میں واقعی
شاعرانہ صلاحیت پائی جاتی ہے۔ انکے کلام کا ترنم دل کو چھو جاتا ہے۔ آخر پر میں یہی کہنا
چاہتی ہوں کہ ہمیں شاعر کی طرح حساس اور مدبر ہونا چاہئے۔ جس کے لئے اچھی اور پر مغز
کتابیں معاوِن ہو سکتی ہیں۔ اسکے بارے میں جناب محمد یونس بٹ صاحب اپنی ایک غزل
کے آخری شعر میں یوں فرماتے ہیں۔

کتابی نشہ چاہئے بس مجھے کیا
کسی اور شے کے نشے کی ضرورت

باقی و سلام
ادب سے مستفید ہونے والی
فریدہ جان
ایم۔اے۔ بی۔ایڈ